

نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۰) ہر ہفتہ بروز جمعہ شایع ہوتا ہے - ۹ - مارچ - سنہ ۱۹۰۶ ع جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

الیف - ڈبلیو سکمپ صاحب اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ تعلیم بندوبست کے لئے دو ماہ کیواسطے کرنال میں تعینات کئے جاوینگے **منشی** محمد سرور خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اٹک کو تین ماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی اور لالہ مرلی لعل صاحب کھوسلا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ انکو سبکدوش کرینگے -

بی - ایچ ڈوبسن صاحب اسسٹنٹ کمشنر جہلم ملک محمد حیات خان صاحب کی جگہ جو میاں علم الدین صاحب پنشن یافتہ کی جگہ بھکر کو تبدیل کئے جاوینگے سب ڈویژن پنڈدادنخان کے اہتمام پر مامور کئے جاوینگے - **جے - بی** تھامپسن صاحب یکم اپریل ۱۹۰۶ء سے قریبا دو ماہ کے لئے امپیریل گزیٹیر کے متعلق خاص کام پر مامور کئے جاوینگے اور ۲۷ - اپریل سے ولبرفورس صاحب کے رخصت پر جانے کے سبب بطور رجسٹرار انجمن ہائے قرضہ امدادی کام کرینگے - **آر - ای ینگ** ہیڈ صاحب کو ۸ ماہ و ۱۹ یوم کی مجتمع رخصت ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء سے عطا ہوئی - میٹلو صاحب انکی جگہ کام کرینگے اور ہملٹن صاحب قائم مقام کمشنر آبکاری ہونگے **آر - بی وہائٹ** ہیڈ صاحب آر سی بولسٹر صاحب کی جگہ جو کپتان ڈے صاحب جونیر سیکرٹری - صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب کو سبکدوش کرینگے - شملہ میں تعینات کئے جاوینگے - کپتان ڈے صاحب کرنال کو بطور نائب مہتمم بندوبست روانہ ہونے سے پہلے ایک ہفتہ تک خاص کام پر رہینگے **گورنمنٹ ہند** نے حال ہی میں ایک رزولیوشن پاس کیا ہے جس میں آبپاشی کا ایک

دامی انسپکٹر جنرل مقرر کیا گیا اور ایک سکیم بھی منظور کی گئی ہے اس سکیم پر ۱۳ کروڑ روپیہ لاگت آئیگی جس سے ایک کروڑ روپیہ سالانہ آمدنی ہوگی - سات ملین ایکڑ زمین محفوظ ہوگی اور تین ملین ایکڑ کی سالانہ آبپاشی ہوگی - **گذشتہ** نو ماہ کے درمیان جو ۳۱ دسمبر کو ختم ہوئے سرکار نے پانچ کروڑ روپیہ کی چاندی دار الضرب ہند کے لئے خریدی - **جاپانی** افواج میں سے افسران کی ایک جماعت ہند میں آنیوالی ہے تاکہ یہاں کی فوجی آرگنیزیشن کا ملاحظہ کریں - یہ جماعت ایک سال تک معائنہ کرتی رہیگی - اسی طرح ہندوستانی افسران کا بھی جاپان میں جانے کے لئے انتظام کیا گیا ہے تاکہ وہاں جاکر وہ میکاڈو کی فوج کا معائنہ کریں **لودیانہ** ۳ - مارچ کو بوقت ۱۰ بجے دن کے محلہ دھوبیوال میں ایک شخص نے ایک عورت پر قتل کا ارادہ کیا عورت بہت زخمی ہوگئی ہے اور ملزم بھاگ گیا تھا مگر ایک کانسٹیبل نے اسکو گرفتار کر لیا ہے اور پولیس تحقیقات کر رہی مفصل حال آیندہ کسی پرچہ میں درج کرینگے - **حال ہی میں** جو بڑی کامیابی کے ساتھ لبرلس کا انتخاب ہوا ہے اس میں سے بڑی تعداد فری چرچ کے ممبران کی ہے جو ٹمپرنس ریفارم کے بڑے بھاری حامی ہیں - **کہتے ہیں** کہ انگول کا سنڈے سکول تمام ہندوستان کے سنڈے سکولوں سے بڑا ہے جسمیں ایکہزار سے زیادہ طلبا درج حاضر ہوتے ہیں - **فاران** بائبل سوسائیٹی برٹش ایسٹ افریقہ میں سی - ایم - ایس مشن کے لئے تاویتا زبان میں عہد جدید کا دوسرا حصہ اور نگیرو زبان کے اندر پرانے عہدنامہ کا دوسرا حصہ طبع کر رہی ہے - **نئی وزارت** میں بائبل سوسائیٹی کے دو وائیس پریسیڈنٹ بھی منتخب ہوگئے ہیں یعنی ارل آف ابرڈین اور سر ایچ - ایچ - فاولر - پہلی وزارت

میں بھی بائبل سوسائیٹی کے دو وائیس پریسیڈنٹ منتخب ہو چکے تھے **بشاہ** یونان نے اپنی حال کی سیاحت انگلستان کی یادگار میں بائبل کی ایک جلد یعنی بخوشی قبول کر لی ہے - اس کمیٹی نے سوسائٹی کی جوبلی انگلش بائبل چار جلدوں میں تحفے کو بھیجی ہے - یہ بائبل مثل اس بائبل کے ہے جو ملکہ وکٹوریہ کو اسکی پہلی جوبلی کے وقت پیشکش کی گئی تھی - اس کے ساتھ ہی نسل صاحب کی یونانی عہد جدید بھی روانہ کی گئی ہے - یہ سب کتابیں نہایت خوبصورت طور پر مجلد ہیں اور قابل تحفے کے ہیں - **شاہ ڈنمارک** مسیحی مذہب کی اشاعت کے دل سے خواستگار ہیں - انہوں نے سنہ ۱۹۰۴ء کی ۷ مارچ کو بائبل سوسائیٹی کو ایک تار بدیں مضمون بھیجا خدا بائبل سوسائیٹی کو مسرت اپنی برکت اس کے کام پر اور مسیحی مذہب پر دے" اور سنہ ۱۹۰۵ء کی نومبر میں یہ تار بھیجا - میری دلی تمنا ہو تمہاری کامیابی پر اور خدا کی برکت سوسائیٹی اور اس کے افسران پر اور مسیحی مذہب پر ہو" - **لارڈ منٹو** نے ۳ - مارچ کا ایک پیغام ہوس آف کامنز میں بھیجا اور پانچ تاریخ کو مسٹر جان برنز نے اسکو پڑھا جس میں لکھا ہوا تھا کہ فوجی سکیم جو لارڈ کچنر نے تیار کی ہے اس پر میں جلد عملدرآمد کرنے والا ہوں اور کہ میرا عہد گورنمنٹ اس نئی تجویز کی کامیابی میں حتی الوسع سعی بلیغ کریگا - **لارڈ مورلے** نے کہا ہے کہ سر حد پر لارڈ کچنر کی سکیم کے مطابق سالانہ خرچ کا تخمینہ ۱۳۰ لاکھ ہے اور دیگر مدوں کا خرچ ۲۰۰ لاکھ - اس تجویز پر زیادہ غور ہو رہا ہے - **جنرل** لوگارڈ سوکوٹو سے رپورٹ کرتا ہے - سنا جاتا ہے کہ مہدی اپنے رفیقوں کے صدمہ سے فوت ہوگیا ہے اور باغیان کو سوکوٹو کی کنٹنجنٹ فوج نے محصور کر لیا ہے - تمام امرا خوشحالی کر رہے ہیں ؟

ایڈیٹوریل نوٹس

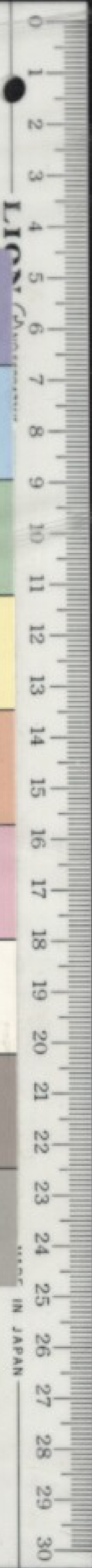
خزانہ کرامات - یہہ کتاب چہار حصص میں گوسائیں سوامی دیال صوفی دیوگی پریزیڈنٹ راج یوگ سوسائیٹی و ایڈیٹر اخبار جامع العلوم حسن ابدال پنجاب کی تصنیف ہے اور بقیمت سہ رُپیہ فی حصہ لالہ نانو مل اگروال مینجر قیصر ہند بکایجنسی لودیانہ سے ملسکتی ہے۔ لائق مصنف نے اِس کتاب میں علم مسمریزم اور تصوف کے علم و عمل اور اس کے قواعد و فواید کو بطرز ہندومت عمدہ اور مفصل طور پر بیان کیاہو اگرچہ یہہ کتاب اُن لوگوں کو جنہیں اِس علم سے ناواقفیت ہے یا جو اِسمیں کچھ مذاق نہیں رکھتے پھیکی سی معلوم ہوے تو بھی ہم یہہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے یہہ علم درست اور مفید اور بڑا دلچسپ ہے اور ہندوستان میں کمیاب۔ اِس کتاب سے اگر کوئی اِس علم پر حاوی ہوجاوے تو اسسے بڑے بڑے عقدے حل ہوسکتے ہیں۔ جسمانی اور ذہنی قوا بڑھہ اور روشن ہوسکتے ہیں۔ راز نہانی منکشف ہوجاتے ہیں اور عامل اور معمول ان کے ذریعہ سے سامعین و مشاہدین ایک اور عالم کی سیر کرسکتے ہیں۔ بہرحال یہہ کتاب قابل دید ہے ۔

سنڈے سکول کنونشن - ۲۰ فروری اور یکم مارچ کو یہاں پر سنڈے سکول کے متعلق کنونشن کا جلسہ بڑی آب و تاب سے ہوتا رہا پنجاب کے مختلف مقامات سے سکرٹری صاحبان اور ڈیلیگیٹس تشریف لائے تھے۔ جنہوں نے اپنے اپنے علاقوں کے سنڈے سکولوں کی رپورٹیں دیں جن سے اِس کام کی بابت بڑی تسلی بخش نقوش دلپر کندہ ہوئے اور آیندہ کو توقع کیجاتی ہے کہ اور بھی زیادہ ترقی ہوگی۔ سکرٹری کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ اِس یونین کے متعلق ۲۹۶ سنڈے سکول ہیں جنمیں ۹۸ ۱۴۲۳ طلباء ہر اتوار تعلیم پاتے ہیں۔ اور کل چندہ خزانچی صاحب کے بیان کے مطابق ۲۲۹ روپیہ اس وقت موجود ہے اور باقی اسکے متعلق اخراجات میں صرف ہوئے۔ ان طلباء میں سے بہتوں نے ہر درجہ کے امتحان بھی دیئے اور بڑی عمدگی کے ساتھہ کامیاب ہوئے بعض بعض مدارس کے طلباء کل پنجاب کے امیدواروں میں سے اول درجہ پر کامیاب ہوئے اور بعض مدارس کے طلباء کل ہندوستان بھر میں اول درجہ پر پاس ہوئے۔ ہم عموماً کل طلباء کامیاب شدہ کو اور خصوصاً ان کو مبارکباد دیتے ہیں جنہوں نے اِس امتحان میں اول درجہ کل پنجاب میں یا کل ہندوستان میں حاصل کیا۔ علاوہ اس کے اِس مدرسہ کے متعلق تجاویز کی خاطر تجربہ کار استادوں نے عمدہ عمدہ درس دیئے جن سے کہ اس کام میں اور زیادہ کامیابی کی امید ہوسکتی ہے۔ رپورٹوں کے سننے سے معلوم ہوا کہ سنڈے سکولوں میں روحانیت نے بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ مشن سکولوں میں جو بائیبل ٹیچری کا کام ہے اسکی بہ نسبت اس کام میں زیادہ کوشش اور ترقی ہوتی ہے۔ اِس پر خدا کی خاص برکت نظر آتی ہے۔ اِس کنونشن سے باہمی میل جول سنڈے سکول کے استادوں میں اور زیادہ بڑھہ جانیکی امید ہے سبھوں کے چہرے الحمد اللہ میں خشاش بشاش نظر آرہے تھے۔ خدا اس کام پر اپنی اور زیادہ برکت بخشے تاکہ اس کا جلال لا انتہا ابد تک ہو ۔

بھائی گنڈا سنگھہ کا لکچر - ۲۰ فروری کو جو سکھوں اور آریاؤں کا مباحثہ ہوا وہ ناظرین کے نظروں سے گذشتہ ہفتہ بالطور گذرا ہوگا۔ اسی کے متعلق ۲۷ تاریخ کی شام کو بھائی گنڈا سنگھہ نے جو اُس مباحثہ میں سکھوں کی طرف سے مناظر تھے ایک لکچر دیا جسمیں انہیں مضامین پر اور زیادہ روشنی ڈالکر بلحاظ وید اور دیگر ہندو شاستروں اور ستیارتھہ پرکاش سے ثبوت لاکر اپنے دعوے کو بخوبی واضح کردیا کہ آریاؤں کے سنسکاروں ہی سے ان کا مذہب عالمگیر ثابت نہیں ہوتا۔ اور انہیں کے ذریعہ سے صاف ظاہر ہے کہ دیوتا پرستی۔ سورج پرستی۔ چاند پرستی وغیرہ وغیرہ آریاؤں کے مذہب میں موجود ہے۔ اور ایسی ناموزوں اور غیر موقع منتر استعمال کئے جاتے ہیں کہ خدا ہی پناہ مثلاً گربھادھان سنسکار میں عمل کچھہ کیا جاتا ہے جسکا ذکر اخلاق سے باہر ہے اور منتر ایسے پڑھے جاتے ہیں جنہیں خدا کی تعریف ہے یا اس سے غیر موقع نعمتوں کی تحصیل کے لئے درخواست کی جاتی ہے۔ اگر وہ حوالجات جو بھائی صاحب نے پیش کئے تھے درست ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ بھائی صاحب موصوف نے آریاؤں کا خوب خاکہ اُڑایا ۔

ڈاکٹر اے۔ ایم ڈیری صاحب سپرنٹنڈنٹ سنڈے اسکول یونین نے یکم مارچ کے شام کے ۸ بجے پادری ای۔ ای۔ فائف صاحب کی کوٹھی پر جلسہ ہذا کا الوداعی وعظ سنایا جو پرتاثیر تھا جسمیں انہوں نے سنڈے سکول کے فواید کا نہایت عمدہ طور سے بیان کیا۔ اور اُس کے بعد ایک ریزولیوشن پاس ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کے حسن خدمات کے عوض جو انہوں نے ۶ برس تک سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت میں ادا کی تھیں شکریہ ادا کیا جاوے اور اُن کے اور میم صاحبہ کے سفر بخیر ہونے کے لئے جو انکو ولایت جانے کے لئے درپیش ہے دعا کی جاوے تاکہ وہ بخیریت تمام اپنے ملک میں پہنچیں اور رخصتوں کے اختتام ہونے پر واپس اِس ملک میں آکر پھر خداوند کا کام کریں اور جلسہ کے برخاست ہونے کے بعد سوشل گیدرنگ ہوئی جسمیں چائے اور مٹھائی سب حاضرین کو کھلائی گئی اور گیت و بھجن گائے گئے اور بڑی خوشی ہوئی ۔

ہمارے حضرت بھائی مسٹر وائیلی کی طبیعت بسبب بیماری کے سخت خطرناک ہے یہاں کی کلیسیا انکے لئے دعا کرہی ہے۔ ناظرین بھی دعا



کنگتنگ واقعہ چین کے باشندوں کا مذہب

اخبار رینگ من آف انڈیا میں چین کی سرحد پر کے موسوس قوم میں جو مسیحی دین کی طرف رغبت اور اُس کی اس قوم کے اندر اشاعت ہوئی اُس کا بڑا دلچسپ بیان ہوا ہے۔ ناظرین کے فائدہ کے لئے وہاں سے ہم بالاختصار یہاں درج کرتے ہیں۔ تصور کیا جاتا ہے کہ موسوس اور لاہوس اُسی نسل سے ہیں جس سے برما زیرین کے کرن لوگ ہیں۔ یہہ امر انکی روایا سے ثبت ہے۔ علاوہ اس کے انکی بولیاں۔ شباہت۔ خود خصلت اور طبیعتیں بھی اس امر کی موئید ہیں کہ یہہ دونوں قومیں آپس میں خاندانی رشتہ رکھتی ہیں۔ کرن کی طرح لاہوس بھی ایک ہی خدا کو پوجتے ہیں اور بت پرستی سے مبرا ہیں۔ ان دونوں قوموں میں خلقت کی پیدائش کا ذکر ہے۔ جو ترتیب خلقت کی قوم لاہوس کی روایتوں میں ہیں وہ پیدائش کی کتاب کے پہلے باب کے بیان سے بہت ہی مشابہ ہے۔ مگر ان میں دنوں کی تعداد مفقود ہے۔ اور انسان کی برگشتگی کا حال بھی معدوم ہے۔ مگر دوسری طرف کرن میں انسان کی آزمائش اور برگشتگی کا حال بھی معدوم ہے۔ مگر دوسری طرف کرن میں انسان کی آزمائش اور برگشتگی کا ویسا ہی واضح بیان ہے جیسا کہ پیدائش کی کتاب کے تیسرے باب میں پایا جاتا ہے۔ لاہو قوم کے مذہب میں ماسوائے کئی ایک انفصلہ نواہی کے جیسے کہ دس احکام ہیں چاولوں اور پانی کا گندا رکھنا اور اپنے خاندانی قربانگاہوں پر دھوپ اور مندروں میں چراغ جلانا شامل ہے کفارہ کی تعلیم کا کوئی نشان نظر نہیں آتا اس لئے سوائے ایک فرقے کے حیوانات کی قربانی کا کہیں پتہ نہیں ملتا لیکن قوم کرن میں جانوروں کی قربانی موجود ہے۔ ان میں سے خاص قربانی سؤر کی ہے۔ قربانی کے وقت پہلے تمام خاندان کے ممبر ملکر اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں اور خاندان کا بزرگ کاہن کی حیثیت میں ہوکر دعا مانگتا ہے کہ خاندان کے ہر ایک ممبر پر سے بلائیں ٹل کر سؤر پر جا پڑیں۔ اور اس کے عوض اُس پر برکات نازل ہوں۔ تمام حیوانی قربانیوں کے ساتھ شراب کا تپاون بھی ہوتا ہے جو اکثر پینے میں مستعمل ہوتی ہے۔ مگر لاہو قوم کی تعلیم میں شراب کی ممانعت ہے۔

کرن کی طرح لاہو بھی ایک ہی شادی کرتے ہیں اور اپنے خاندان اور رشتہ داروں سے بڑی محبت رکھتے ہیں۔ ریاست کنگتنگ میں لاہو کی آبادی قریب پچاس ہزار یا اس سے زیادہ کی ہے۔ شمالی سیام میں بھی لاہو پائے جاتے ہیں۔ اور چین میں بھی اتنگ بیشمار ہیں۔ اُن کے تین فرقے ہیں یعنی سیاہ۔ زرد اور اکھا جنہیں سے اول الذکر فرقہ تعداد اور قوت میں سب سے بڑا ہے۔

ہندوستان میں ایک اور دیسی ایجاد

گذشتہ سال کے کسی پرچہ میں ہمنے درج کیا تھا کہ کاہنودان ضلع گوردا سپور میں بافندگی کے ایک کارخانہ میں ایک شخص نے ہر قسم کے کپڑا بننے کی ایک عجیب و غریب اور نہایت مفید اور سادہ کل نکالی ہے یہہ واقعہ بھی کچھ کم باعث ابتہاج نہو گا کہ جنوبی ہند کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرت ہے ایک شخص نے اس سے بھی بڑھکر عمدہ اور حیرت افزا بننے کی کل ایجاد کی ہے۔ اس کل کے ذریعہ سے ہر قسم کی قطع بریدار فیشن کے کپڑے خود بخود بنے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ خالصہ ایڈوکیٹ کے بیان کے مطابق ناصرت میں زیر اہتمام پادری کینن مارگوسٹش مسٹر ایم کنا سیمی نیدو نے جو وہاں کے مدرسہ صنعت و حرفت میں بافندگی کا اعلی استاد ہے اس فن میں ایک خاص ترقی اور ایجاد کی ہے۔ انہوں نے اپنی ذکاوت طبع اور عقل خداداد سے ایک ایسی کل ایجاد کی ہے جس میں پائجامے۔ پتلونیں۔ قمیض۔ روئی سے بھرے بھرائے تکئے معہ ان کے غلافوں کے اور گاو تکئے اور جبے اور اسی قسم کے دیگر کپڑے بلا کسی درزی یا اس کے کسی اوزار کے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ بڑی اطمینان اور کامیابی سے کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا اشیاء یورپین اور دیسی ہر قسم کی کاموں سے بہ امداد کل بخوبی بنی جا سکتی ہیں۔ ان کپڑوں میں چھاپے کے یا لکھے ہوئے حروف بھی بانت ہی میں بنجاتے ہیں۔ مسٹر کنا سیمی نیدو بڑے محنت کش اور دانا آدمی ہیں اور ہر طرح کی تعریف اور اعتبار کے لائق ہیں۔

مسیحی کارندوں کے لئے ہدایتیں۔ ۲۔ بنی آدم پر خدا کی ہمدردی

سب سے بڑی صداقت جس کا جاننا اشد ضروری ہے یہہ ہے کہ خدا کو بنی آدم کا خیال ہے۔ وہ ہماری فکر کرتا ہے۔ مسیح کا مکاشفہ خدا کی محبت کی نسبت اس تعلیم کو برابر ظاہر کرتا رہتا ہے (متی ۶: ۲۵-۳۳) اگر ہم انسانی زندگی کی قدر کو بخوبی جان لیں تو بالضرور اس بات کو جان لینگے کہ خدا ہماری فکر کرتا ہے ضرور ہی ہر کہ زندگی کی وہ فیلسوفی جس سے انسان کی تشفی ہو سکے یہہ سکھلاوے کہ خدا انسان کی تکلیفوں میں دخل دیتا ہے جس طرح کہ دنیاوی باپ اپنے بچوں کی ترتیب میں۔ مسیح کی زندگی کی نسبت انجیل کا خاص لفظ "رحم" ہے۔ اس کی عمیق تہ میں ہمدردی ہے۔ جس کے معنے ہیں "دوسرے کے ساتھ دکھ اٹھانا" انجیلوں میں اس لفظ کا تین بار استعمال کیا گیا ہے۔ اول مرقس ۸: ۲ میں جہاں مسیح نے کہا "مجھے اس بھیڑ پر رحم آتا ہے" کیونکہ وہ بمنزلہ ان بھیڑوں کے ہو رہی جن کا گڈریہ نہ ہو۔ دوئم لوقا ۱۰: ۳۳ جہاں وہ اس لفظ کے استعمال سے نیک سامری کی خاصیت کی توضیح کرتا ہے۔ سوئم لوقا ۱۵: ۲۰ جہاں تائب بیٹے کی نسبت باپ کی محبت رحم کی ایسی ہی روح میں ظاہر کی گئی ہے۔

ان ہر سہ مقامات پر غور کرو۔ اور دیکھیں مسیح کی روح کو جو ان میں کام کر رہی ہے پہچانو اور دیکھو کہ یہہ خدا کی اس محبت کی تصویر ہے جو بنی آدم کو بخشی گئی ہے۔ ڈاکٹر جارج ایڈم سمتھ صاحب نے سچ کہا ہے کہ "بائبل کی الہی خاصیت اس میں ہے کہ وہ عجیب طور سے تبلاتی ہے کہ ہمارے اخلاقی جنگ میں خدا خود شامل ہے اور کہ اس جنگ میں اسکی الہی نیچر آشکارا ہوئی ہے تاکہ وہ اس جنگ کی تکلیفوں ہاں اس کی شرم اور محنت کو

انسان کی نجات کے لئے برداشت کرے یہی باعث ہو کہ بائبل ہمیشہ بنی آدم کی نجات کے لئے ایک بڑی طاقت ہوگی ؛

دعا۔ اے میرے باپ! ایسی مہر کر کہ غم اور تکلیفوں کے باعث میرا دل تیری محبت کی نسبت اندھا نہ ہو جاوے کاشکہ وہ محبت میرے لئے ایسی حقیقی ہو جاوے کہ ہر ایک آزمائش میں امید کی ایسی صاف روشنی حاصل کر سکوں کہ میرے لئے اطمینان اور تسلی کا باعث ہووے ؛

مہرِ سلامت

(نمبر ۲۵)

میں اس وقت پرہیزگاری پر درس نہیں دے رہا ہوں اور نہ تماشہ گاہوں اور گھڑ دوڑوں پر صاف صاف گفتگو کر رہا ہوں لیکن اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ بعض قسم کے عیش کے لوازمات ایسے ہیں جو بالکل فضول ڈھنگ ہوتے اور نقصان دہ ہیں اسمیں ہم سب اتفاق نہیں کر سکتے کہ وہ کون کون سے ہیں لیکن بعضوں کی نسبت ہم سب اتفاق کرتے ہیں اس سے نہ تو ہمیں کچھ فائدہ پہنچتا ہے اور نہ کچھ نقصان ہوتا ہے مگر روپے کا خرچ ہے وہ فضول اور نقصان دہ ہیں اور ہمکو بعض چیزیں حاصل کرنے سے روکتے ہیں جو بے نقصان اور فائدہ مند ہیں۔ شاید شراب خوری اور تماکو نوشی ہی سب سے بھاری سبب ہیں جو خاندانوں کو اپنا گھر بنانے نہیں دیتے ہیں وہ شیطان کے گوتسے اور اور اس کے نائب ہیں جنکے ذریعہ وہ بہت سے خاندانوں کو اُن کے گھروں سے باہر نکال دیتا ہے اور خاندانوں کو اپنا گھر بنانے سے روکتا ہے ؛

لنڈن میں کسی آدمی نے اشتہار دیا کہ میں ہر ایک مفلس خاندان کو جو ہمیشہ پرہیزگار رہا ہے ایک ایک گنی انعام دونگا کل انگلستان سے صرف ۱۹ انیس درخواستیں پہنچیں اور ان ۱۹ انیس میں سے بھی صرف چھ اس انعام کی شرط کو پورا کر سکے ؛

بعض قوموں میں شراب خوری اور تماکو نوشی کے لئے ایک ارب روپیہ سالانہ صرف کیا جاتا ہے اس روپے سے ایک لاکھ خاندان کے لئے ہزار ہزار روپے کے مکان خریدے جا سکتے ہیں اگر ہر ایک خاندان میں پانچ پانچ اشخاص رکھے جاویں تو پانچ لاکھ آدمیوں کے لئے گھر ہو سکتے ہیں۔ ذرا اس کا خیال کرو۔ پانچ لاکھ آدمی سال بسال یا تو اپنے گھروں سے باہر نکالے جاتے ہیں یا اپنے لئے گھر بنانے سے روکے جاتے ہیں ؛

جہاں کہیں بڑے بڑے دریاؤں میں سخت سیلاب آتے ہیں تو عموماً یہہ دیکھا گیا ہے کہ مکانات جوش وخروش کی دھارا میں بہہ جاتے ہیں اور بعض دفعہ ان کے اوپر لوگ بھی ہوتے ہیں ؛ پرہیزی کی تیز دھارا سال کے ایک سرے سے دوسرے تک ہر منٹ میں ایک یا دو گھر بہالے جاتی ہے ؛

"کیا تمنے بڑی آگ کی نسبت کچھ سنا ہے"۔

"نہیں کون سی آگ ؛ کہاں ؛ کب ؟"

"ٹام جونس کا کھیت جلکر راکھ ہو گیا"۔

"اس کا کھیت ؛ یہہ تو ناممکن ہے۔ تمہارا کیا مطلب ہے ؟"

"میرا مطلب وہی ہے جو میں کہتا ہوں کہ اس کا کھیت گھر کھلیان مویشی اور ہر ایک چیز جلکر راکھ ہو گئے یہہ سب کے سب تمباکو نوشی کے بعیث ہو گئے" ؛

"کسی غریب آدمی نے ایک حکیم سے درخواست کی کہ میرے حلق کے اندر دیکھئے حکیم نے دیکھکر کہا کہ "میں کوئی غیر معمولی بات نہیں دیکھتا ہوں" ؛

آدمی نے کہا تعجب ہے کل کھیت اور ذخیرہ جو دس ہزار کی مالیت تھی میرے حلق میں سما گئے میں خیال کرتا ہوں کہ آپ کچھ تو دیکھ سکتے ہیں ؛

لیکن آؤ ہم حساب لگائیں۔ وہ شخص جوان حالات کا غلام ہے کیا خرچ کرتا ہے اس کا سب سے کم اندازہ لگاؤ فرض کرو کہ اس کا خرچ پچیس سینٹ ہفتہ وار یا قریباً ساڑھے تین سینٹ روزانہ ہے چالیس برس میں مع سود کے وہ دو ہزار ایک سو ڈالر ہو جاتے ہیں اس رقم سے ایک عمدہ آسائش کا مکان خریدا جا سکتا ہے ؛

اوسط درجہ کا اندازہ لگاؤ یعنے ۲۵ پچیس سینٹ فی روز کا چالیس برس میں اس سے ایک محل خریدا جا سکتا ہے جسکی قیمت چودہ ہزار چھ سو ڈالر ہے ؛

بعض لوگ ایک ڈالر فی روز شراب اور تمباکو میں صرف کرتے ہیں یا یوں کہو کہ وہ روز مرہ گھر کی قیمت گھٹاتے جاتے ہیں۔ جو چالیس برس میں اٹھاون ہزار چار سو ڈالر ہوئی

وہ لڑکا جو پندرہ برس کی عمر میں شراب اور تمباکو کا استعمال پانچ سینٹ فی روز کے حساب سے شروع کرتا ہو شاید پچیس برس کی عمر میں شادی کریگا اور اس کے پاس اپنی دلہن کو رکھنے کے لئے کوئی اپنا مکان نہ ہوگا۔ جو روپیہ اسنے دس برس کے عرصے میں تمباکو اور شراب کے لئے صرف کیا اس سے کئی سو ڈالر کی قیمت کا ایک چھوٹا ستھرا گھر خریدا جا سکتا تھا ؛

یہی اندازہ تم اس روپیہ کا لگا سکتے ہو جسے تم تماشہ گاہوں گھوڑ دوڑوں وغیرہ میں صرف کرتے ہو فرض کرو کہ ایک آدمی اور اسکی بیوی ہفتہ میں ایک دفعہ تماشہ گاہ کو جاتے ہیں وہ کبھی کبھی تو نصیحت آمیز تماشے دیکھتے ہیں مگر اکثر ایسے ہوتے ہیں جو بڑے ہیں وہ پچاس سینٹ ٹکٹ کا دیتے ہیں جس سے بیس برس کے عرصے میں سات فی صدی سود در سود کے حساب سے ایک گھر مل سکتا ہے جسکی قیمت دو ہزار دو سو ڈالر ہوگی ؛

لیکن کوئی کہتا ہے کہ "تم تو ہمارے تمام عیش آرام

کو چھینے لیتے ہو"

ای دوست نہیں ہرگز نہیں ایسے عیش نہیں جو بے نقصان ہیں اور جنمیں بہت خرچ نہیں ہے میں صرف تمہیں یہہ ترغیب دینے کی کوشش کرتا ہوں کہ فضول اور عارضی عیشوں کو ترک کرو تاکہ تم وہ عیش حاصل کرو جو کہ جہانتک اس زندگی سے تعلق ہے قائم رہنے والا ہو اور تمہارے گذر جانے کے بعد تمہارے بچوں تک پہنچتا ہو وہ عیش جو بہت ہی خوشیوں کی جڑ اور شرط ہے جو روز مرہ تمہارے اور تمہارے خاندان کے لئے آسودگی لاتا ہے اور تمہیں روز مرہ کی دقتوں سے بچاتا ہے یعنی اپنا ہی گھر۔ اس کی ملکیت وہ سرمایہ ہے جس کا منافع زر صرف وہی روپیہ ہے جو گھر کے کرایہ سے بچتا ہے بلکہ بہت سا عیش و خوشی و آسودگی بھی جو تم اپنی تمام زندگی بھر حاصل کرتے ہو میں نے مختلف طریقوں سے کفایت شعاری پر بہت زور دیا ہے لیکن ایک چھوٹی کفایت شعاری بھی ہے جس سے کچھ فائدہ نہیں اب میں اُسے بیان کرنا چاہتا ہوں ؞

دیوی کی آمد اور طاعون کی چھری

بسنت کے روز شادیوال کے اہل ہنود نے بڑی شان و شوکت کے ساتھ پتھر کی دیوی کو ایک عمدہ نفیس پالکی میں بٹھا کر خوب آراستہ و پیراستہ کیا اور آگے آگے انگریزی باجا اور ڈھول بجا بجا کر شادیوال کے چوگرد گھومایا۔ اُسوقت گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی بڑے بھاری سیٹھ کی برات جارہی ہے۔ چنانچہ دور دراز جگہوں سے کئی ایک تو ندیے پوجاری اس دیوی کے ستہاپن کرنے کے لئے مدعو تھے۔ معاذ اللہ انہوں نے پی کر دھا کھا کھا کر لوگوں کو رات کے وقت سونے نہ دیا اور نہ خود ہی سوئے بلکہ خوب جھانجہ اور مجیرے بجا بجا کر گلے پھاڑتے اور شور غل مچاتے رہے علاوہ ازین اس دیوی کی بابت یوں افواہ سننے میں آئی ہے کہ جو شخص اس دیوی کو دیوی دوارہ سے خرید کر اپنے گاؤں میں لایا تھا۔ اوّل تو اس نے اس کا معہ قبیلے ستیاناس کیا۔ پھر کئی ایک اور کو بھی مہلک وبا طاعون کا شکار بنایا۔ وہاں سے یوں اس دیوی کی سیوا اُٹھ گئی۔ مابعد وہاں کے فرد مونے کے ایک مالک اس دیوی کا جاگ پڑا جس نے مبلغ ۵۵ روپیہ کو شادیوال کے اہل ہنود کے ہاتھ اس دیوی کو فروخت کر کے اپنا پیچھا چھڑایا۔ اس جگہ پر دیوی کی بڑی تعظیم و تکریم کی گئی اور بڑے کرّ و فر سے دیوی کو اُجلا لباس پہنا کر مندر میں رکھا چونکہ سابقہ سکونت میں دیوی کچھ عرصہ تک باہر ننگی پڑی رہی تھی مگر یہاں کے لوگوں سے دیوی صاحبہ نے بڑی عزت و توقیر پائی اور پہلی پوجا ہوئی لیکن دیوی پر افسوس ہے کہ سابقہ مقام کی طرح یہاں پر بھی ہاتھ دکھائے بغیر نہ رہی۔ اب وہی لوگ بکرے کی طرح طاعون کی چھری سے ہلاک و ذبح ہو رہے ہیں۔ جنہوں نے دیوی کی بڑی پرستش و منتا کی تھی ؞

اور مشیت الٰہی بھی دیکھئے کہ طاعون اُسی گلی میں شروع ہے جہاں دیوی رکھی گئی ہے۔ کاشکہ لوگ بُت پرستی اور قبر پرستی کو چھوڑیں اور عتاب الٰہی سے بچیں۔ یہاں کے لوگوں کا اسوقت یہہ حال ہے کہ ہر ایک کو اپنی اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ دیوی کو کوئی بھی نہیں پوچھتا کہ کہاں ہے بلکہ لوگ اس وقت عیسائیوں کے پاس علاج کے واسطے دوڑ دوڑ کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب ہم کیا کریں۔ ہم کہتے ہیں کہ توبہ کرو اور مسیح پر ایمان لاؤ۔ اب کیوں خدا کی قہر کی چھڑی کو دیکھ کر بھاگتے ہو؟ اگر تم پہلے ہی سے خدا کی محبت کی چھڑی کے تلے آجاؤ تو کیوں ہلاک ہو؟ اسی واسطے خدا تمہارے گناہوں کی سزا تمکو دیتا ہے کہ تم اس کو چھوڑ کر غیر معبودوں کی پرستش کرتے اور اُس کی تحقیر و تکفیر کرتے ہو ؞

"آج قبولیت کا وقت ہے۔ آج نجات کا دن ہے" ؞

الراقم

قاضی۔ افضل

آریوں اور سناتن دھرمیوں کی مقدمہ بازی

جلالپور جٹان ضلع گجرات میں سوامی بالک رام آتما سروپ جن کے ساتھ سادھوؤں کی منڈلی تھی جلالپور جٹان کی سناتن دھرم سبھا کی درخواست پر ماہ اگست ۱۹۰۵ء کے شروع ہی میں تشریف لاکر لکچر دینے شروع کئے پہلے دن کا لکچر کسی مذہب کے برخلاف نہ تھا مگر دوسرے روز آریا صاحبان کے تین ممبر سوامی جی کے آرامگاہ پر گئے اُس وقت سادھوؤں کے پاس دو آم پڑے ہوئے تھے جنکے واسطے آریوں نے درخواست کی اور انہوں نے یہہ دونوں آم اُن کے حوالے کر دیئے آریا صاحبان نے دونوں آم لیکر یوں فرمایا کہ "ہم تین آدمی ہیں اور آم دو سو مہربانی فرما کر ایک اور دو" جس کے جواب میں سادھوں نے فرمایا کہ "ہمارے پاس صرف یہی دو آم تھے" دوبارہ آریوں کے ایک ممبر نے یوں کہا کہ "اگر مفت نہیں دے سکتے تو ہم سے قیمت لے لو" ان باتوں کو سنکر سادھوؤں نے کہا کہ "اگر قیمت دینی ہے تو بازار جاؤ اور وہاں سے مول لو" اتنے میں شہر کے چند اشراف آدمی سوامی جی کے دیدار کیواسطے

تشریف لے گئے اور سوامی جی کے آرامگاہ پر جو شہر سے باہر تالاب پر تھا پہنچکر حالت دگرگون پائی یعنی سادھوؤں کی نشست اور آریوں کا تمسخر اس بات کو دیکھتے ہی ان صاحبان نے انکو چلے جانے کے لیئے کہا شام کے جلسہ میں رلیا رام سکریٹری سناتن دھرم سبھا نے یوں تقریر کی کہ دیکھئے صاحبان ہم کو اور ہمارے سوامیوں کو آریا صاحبان کس کس طرح سے تکلیف دیتے ہیں" اور تمام کاروائی جو سوامی جی کے آرامگاہ پر سادھوؤں کے ساتھ ہوئی تھی حرف بحرف کہ سنائی من بعد آتما سروپ نے لکچر شروع کیا جس میں دیانند کی تعلیم کا فوٹو اتارا بعد اور روزانہ لکچروں میں سوامی آتما سروپ نے دیانند کی تعلیم کا خاکہ اڑانا شروع کر دیا اور روزانہ اشتہار میں اطلاع دیتے رہے کہ جو چاہے ہم سے مباحثہ کرے اور روزانہ بعد لکچر نصف گھنٹہ موقع دیا جاتا تھا کہ جو کوئی صاحب سوال کرنا چاہے کرے" اس وقت میں دیانندی صاحبان کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیتے رہے ایک موقع پر دوران لکچر میں سوامی آتما سروپ نے منو سمرتی سے اس بات کو کہ" سوامی دیانند کسی طرح اوپدیشک نہیں ہو سکتا ہے ثابت کیا اس بات پر دیانندیوں نے سوال کیا کہ مہربانی فرما کر ہمیں منوسمرتی سے نکال دیجئے پہلے تو ہمارا خیال تھا کہ سوامی آتما سروپ جی مہاراج جھوٹ بولتے ہیں مگر ہمارا خیال چند منٹ ہی میں تبدیل ہو گیا کہ جب سوامی جی نے منوسمرتی سے یہہ دکھلا دیا کہ فلاں فلاں جگہ کا آدمی اوپدیشک ہو سکتا ہے اور اس واسطے کہ دیانند صاحب ان جگہ کے رہنے والے نہیں ہیں مگر گجرات کاٹھیاواڑ کے ہیں پس وہ اپدیشک نہیں ہو سکتے" لہٰذا اس جواب پر آریوں کا قافیہ تنگ ہو گیا اور زبان پر مہر لگ گئی دوسری طرف سناتن دھرم کی جے جے کا نعرہ بلند ہو گیا من بعد آریوں کی طرف سے مباحثہ کے لئے کاغذی گھوڑے چلنے شروع ہوئے اگر میں ان تمام تحریروں کو جو کہ آریا یعنی دیانندی سماج اور سناتن والوں کے درمیان ہوئے قلمبند کروں تو میرا مضمون اتنا بڑھ جاوے گا کہ شاید میں خود بھی پوری طرح تحریر نہ کر سکوں سو اس وقت میں آپ سے معافی مانگتا ہوں اور ساتھ ہی اقرار کرتا ہوں کہ پھر کسی وقت یہہ تمام تحریریں رقم کرونگا مگر اس وقت صرف اتنا ہی بتلاتا ہوں کہ اول آریوں کا اپدیشک نہ تھا اور دوم انکی یعنی آریوں کی تحریروں سے یہہ ثابت ہوتا تھا کہ وہ مباحثہ نہیں کرنا چاہتے مگر صرف وقت ٹال کر دھوکہ دینے کی کوشش کرتے تھے خیر جو کچھ ہو وہ کسی اور پرچہ میں بتلا دیا جاویگا مگر چند یوم کے بعد آریوں کا اپدیشک ۱۶ اگست ۱۹۰۵ء کی شام کو تشریف لے آیا۔

پس جب صبح ہوئی تو آریا صاحبان اپنے اوپدیشک کو ساتھ لیکر بازار میں لکچر دینے شروع ہوئے چونکہ بازاری لکچر کا وقت آریا صاحبان نے مخفی رکھا تھا میں تمام لکچروں کو نہ سن سکا پر جب سبزمنڈی کے پاس آریا صاحبان تشریف لائے تو مجھ کو بھی ان کے لکچروں کی خبر ہوئی جن کے سننے کے لئے میں اپنی دوکان بند کر کے گیا مگر افسوس صد افسوس کہ آریا صاحبان کی زبان مبارک سے سوائے گالی گلوچ کے اور کچھ سنائی نہ دیتا تھا جب وہاں کا لکچر ختم ہوا تو گیت گاتے ہوئے جس میں سوائے برے الفاظوں کے کچھ نہ تھا سناتن دھرم سبھا کے دروازے پر جہاں سے کہ میری دوکان نزدیک ہے آن ڈٹے اور سناتن دھرم کے اوتاروں کو ایسے گندے الفاظوں سے یاد کرنے لگے کہ ہر ایک سننے والے کو اپنے کان بند کرنے کی ضرورت پڑی معلوم نہیں کہ" دیانندی تہذیب یہی ہے یا کچھ اور" ایسے برے لفظوں کو سنتے سنتے نوجوان سناتن دھرم سبھا کے مرجوش میں آگئے مگر صد آفرین کہ بزرگوں کے کہنے پر چپ ہو گئے پس ہمارے دلوں میں یہہ خیال جوش مارنے لگا کہ آج شام کو ضرور مباحثہ ہوگا مگر افسوس کہ ہمارے امید ناامیدی میں تبدیل ہو گئی جس کی وجہ یہہ ہے کہ اسی روز ۱۵ اگست ۱۹۰۵ء کی دوپہر کو جبکہ سادھو روٹی کھانے کے لئے میری دوکان پر سے گزرنے پر تھے مجھ کو ان کے آگے بوجہ کام جانا پڑا اور جس وقت میں لوہار کی دوکان پر جو گنیش داس سیکرٹری آریا سماج کی دوکان کے سامنے ہے پہنچا تو لوہار کو دوکان پر نہ پا کر امر ناتھ سیکنڈ ماسٹر ڈی۔ بی سکول کے پاس دوکان پر چلا گیا اور ان سے گفتگو میں لگ گیا اس موقع پر سادھوؤں صاحبان بمعہ ۵ یا ۶ لڑکوں کے جو روٹی کھلانے والے مکان کی رہبری کر رہے تھے پاس سے گزر گئے مگر چند سیکنڈ میں شور برپا ہو گیا مارو مارو ان سادھوؤں کو مارو جان سے مارو کوئی جانے نہ پاوے جونہی یہہ الفاظ ہمارے کانوں میں سنائی دیئے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ کیا معاملہ ہے پس جونہی پیچھے نظر اٹھا کر دیکھا تو ڈنڈوں کے پڑنے کا نظارہ آنکھوں کے سامنے دکھائی دیا اس موقع پر میں یہہ بتلانا چاہتا ہوں کہ نہ تو سادھوؤں کے پاس اور نہ ہی ان کے رہبروں کے پاس کوئی ڈنڈا تھا جس سے یہہ معلوم ہو سکے کہ یہہ اپنا بچاؤ کر سکینگے مگر دوسری طرف آریوں کے ہاتھوں میں ڈنڈے تھے جہاں سے ہمیں یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آریا صاحبان پہلے ہی سے لڑائی کے لئے تیار تھے اس وقت کی لڑائی کا پورا فوٹو اتارنا بہت مشکل ہے مگر اتنا بتلانا آسان ہے کہ ایک سادھو تو مسجد میں پناہ گزین ہوا تھا اور بہت سے گلی میں پڑ گئے تھے اور چند ایک سڑک پر دوڑتے نظر آرہے تھے ادھر ان سادھوؤں کے رہبروں کا یہہ حال تھا کہ بیچارے مار کھاتے جاتے تھے اور دوڑتے جاتے تھے اور آریا صاحبان نے دلوں کے غبار نکالنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ رکھا تھا پس جس طرح ہو سکا مارتے ہی چلے گئے اسی اثنا میں ایک آریا نے قصائی کی دوکان سے کلہاڑی لیکر ایک لڑکے کے سر پر ماری جس سے خون جاری ہو گیا پھر ایک اور آدمی کو ڈنڈوں اور گھونسوں سے اس قدر مارا کہ اگر اس کی مدد نہ کی جاتی تو اسی جگہ مر جاتا ان واقعات پر بھی آریا صاحبان قناعت نہ کر کے اس مکان پر جس میں سادھوؤں کھانا کھانے کے لئے جا رہے تھے حملہ کرنے کی نیت سے



چلے گئے مگر خبر گذری کیونکہ وہاں یہہ سنکر کہ پولیس کی امداد آرہی ہے واپس چلے آئے جس وقت سناتن دھرم کے آدمیوں کو اس واردات کی خبر ہوئی انہوں نے پولیس میں اطلاع دی جسکے باعث پولیس کی گارد ان سادھوؤں کو آرامگاہ پر پہنچانے کے لئے آگئی اور سادھوؤں کو ان کی آرامگاہ پر پہنچاکر واپس تھانہ میں آ گئے ادھر مضروبوں کے لواحقین مضروبوں کو ساتھ لیکر تھانہ میں حاضر ہوئے سول ڈاکٹر کا ملاحظہ ہوا مگر سول ڈاکٹر کی بے پروائی پر سناتن دھرم کے آدمی ڈاکٹر نیوٹن کے پاس واسطے علاج چلے گئے اس وقت میں سنا جاتا ہے کہ ایک تار ڈاکٹر نیوٹن نے ڈپٹی کمشنر کو دی کہ یہاں پر بلوہ ہوگیا ہے اس کا انسداد کرنا ضروری ہے خیال ہے کہ اسی تار سے ۱۶ تاریخ کو تحصیلدار صاحب مجسٹریٹ ڈپٹی کمشنر تشریف لائے اور تمام کارروائی لکھکے اور دوبارہ بلوہ نہ ہونے کا اطمینان کرکے شام کے وقت یہاں سے تشریف گجرات لے گئے تحصیلدار صاحب کے بعد ڈپٹی صاحب تشریف لائے اور آریوں و سناتن دھرمیوں کے آدمیوں کی ضمانت لے کر تشریف لے گئے بعد ازاں سنا جاتا ہے کہ پولیس نے آریوں کے ۹ آدمیوں کا جنکے نام یہہ ہیں چالان کیا گنیش داس سکرٹری آریہ سماج جلالپور جٹاں مالک کارخانہ جراب وغیرہ۔ رام سرن جگن ناتھ۔ پرمانند۔ نندلعل ٹیچر ڈی۔ جی سکول۔ کاکا رام۔ دھوڑو داس۔ گرانڈتا۔ ہری رام ۔

مقدمہ ملک دیوی دیال صاحب بہادر کے سپرد ہوا جس میں سنا جاتا ہے کہ ملک دیوی دیال نے تین آدمی یعنی رام سرن۔ پرمانند و نندلعل رہا کردیئے اور پولیس کی دفعہ ۱۴۷ بھی توڑ دی تھی جس پر پولیس نے نظرثانی کروائی اور چیف کورٹ سے دفعہ ۱۴۷ پھر قائم ہوگئی اور ۹ ہی آدمی ملزم قرار پائے دوبارہ مقدمہ ملک دیوی دیال صاحب بہادر کے سپرد ہوا جس میں انہوں نے سنا جاتا ہے کہ نندلعل جگن ناتھ کو رہا کردیا اور باقیوں کو دفعہ ۱۴۷ کے بموجب بیس بیس روپیہ جرمانہ کیا معلوم نہیں کہ کیا وجہ ہے کہ پہلے تو جگن ناتھ ملزم سنا گیا تھا مگر دوبارہ رہا سنا گیا ہے ۔

الراقم

ایس۔ جی۔ صادق از جلالپور جٹاں

نارووال

۱۴ فروری ۱۹۰۶ء مقرر کیا گیا تھا۔ کہ اس روز چوہدری جلال الدین صاحب بی۔ اے نائب تحصیلدار راولپنڈی کی شادی مس زہرہ واعظ کے ساتھ بمقام نارووال منعقد ہووے ۔

۱۵ فروری کو بٹالہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ جلالپور۔ راولپنڈی اور جھنگ بار کی طرف سے بلائے ہوئے دوست تشریف لے آئے ۔

۱۶ فروری بارش کا زور تھا۔ اس واسطے جتنے صاحبوں نے آنے کا وعدہ کیا ہوا تھا وہ سب تشریف نہ لا سکے۔ مسٹر جلال الدین مسٹر رحمت مسیح صاحب واعظ کی دختر اور میاں شیتا صاحب مرحوم کی پوتی ہیں ۔

میاں شیتا صاحب اس خاندان کے ہیڈ تھے جو ۱۱ مئی ۱۸۴۳ء کو بمقام نارووال مشرف بمسیحی ہوا ۔ مسیحی ہونے سے اب تک اس خاندان کے متعلق ۵ شادیاں ہوئی ہیں۔ جنہیں سے ۳ تو دوسرے شہروں میں اور دو نارووال میں ہوئی ہیں کیونکہ مسٹر واعظ آجکل نارووال میں مقیم ہیں ۔

۲۶ سال کے بعد نارووال میں یہہ شادی ہوئی اور ایسی دھوم دھام سے ہوئی کہ اور کوئی بستیوں میں اس طرح پر نہ ہوئی ہوگی جو تحفے دوستوں کی طرف سے ملے وہ سب قابل تعریف اور مفید تھے۔ مسٹر فیض اللہ نے جو مدد اس شادی میں کی وہ ان پر حق اور واجب تھی سب کے سب یورپین مشنری صاحبان اور مس صاحبان گرجا اور مسٹر واعظ کے مکان پر تشریف لائے مسٹر واعظ نے موقعہ خاص کے لئے دو گیت تیار کئے جو حسب ذیل ہیں ۔

گیت نمبر ۱

خداوندا سبھوں کو شاد کرنا
اور اپنے سایہ میں آباد کرنا
جو جکڑے ہیں گناہ کی بیڑیوں میں
انہیں مولیٰ میرے آزاد کرنا
تو اس جوڑی کو برکت دے مسیحا
نہ ہوں ناشاد ان کو شاد کرنا
تیرا الطاف اور اکرام ہووے
کرم سے ان کی تو امداد کرنا
ستاروں کی مثل چمکیں جہاں میں
اسے قمری اسے شمشاد کرنا
انہیں دے شادمانی کامرانی
لعین شیطان کو برباد کرنا
جلال آپنا دیا انعام تونے
انہیں شاہی میں آپنی یاد کرنا
رہیں ملکر سدا تجھ میں یہہ شادان
یہی تو نے انہیں ارشاد کرنا
محبت ان کی ضرب المثل ہووے
اسے شیریں اسے فرہاد کرنا
کوئی مشکل اگر ان پر بنے آ
مدد انکی مسیح استاد کرنا
جو مشکل آن بنے تم پر عزیزو
مسیح کا نام لے فریاد کرنا
مصیبت دور ہوگی ایک دم میں
مسیح کا نام دل میں یاد کرنا

سدا ان پر رہے رحمت مسیح کی
تو ہی ان کی مسیح امداد کرنا

دیگر

شکر تیرا کرنا خدایا ہمیں
ہے واجب کہ خوش دن دکھایا ہمیں
دوبالا ہوئی شادمانی خوشی
عزیزوں سے تونے ملایا ہمیں
حقیقی خوشی ہمکو دے اے خدا
مسیح میں ہے تونے بلایا ہمیں
دلوں سے کیا دور رنج و محن
شراب طہورا پلایا ہمیں
مبارک ہوں وہ شادمان دائما
تیرے گھر میں جو کہ ہے لایا ہمیں
سدا ہم تو محتاج ہیں آپ کے
گرے ہوتے تم نے اٹھایا ہمیں
بیاہ کی ضیافت میں آکر مسیح
نمونہ خوشی کا بتایا ہمیں
تیری حمد و تعریف ہو اے خدا
مسیحا کے در پہ بٹھایا ہمیں
ہنسا سکو اور خوش تو کر اس طرح
ہے جس طور تونے ہنسایا ہمیں
تیرا خوب ہی ہے جلال المسیح
جو اپنے کرم سے دکھایا ہمیں
نہ کیوں اس کے واعظ ثنا خوان ہیں
رہ آسمان پر چلایا ہمیں۔

مسٹر نند لال سکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر نے حسب موقعہ ایک بہت عمدہ گیت شادی کے موقعہ پر گایا ہماری دعا ہے کہ خداوند مسٹر اور مسز جلال دین کو برکت دے اور کہ انکا وجود مسیحی کلیسیا کے واسطے برکت کا باعث ہو۔ اور وہ جہان کہیں ہوں خوش رہیں ؂

سالک

وارث الدین از گوجرہ

انہار پنجاب اور مسیحی قوم

ہمارے چھوٹے سے ملک پنجاب میں اب کئی ایک نہریں ہمارے مہربان اور عزیز الرعایا گورنمنٹ عالی کے حکم شریف سے کھودی گئیں ہیں جن سے وہ بنجر علاقہ جات جو قدیم زمانہ سے ویران و سنسان پڑے تھے آباد و سرسبز ہوگئے۔ سرکار نیفتاب خیر خواہ رعایا نے بہت آباد اضلاع کے زمینداروں کو ان بنجر قدیم میں لاکر آراضیات عنایت فرمائیں۔ اور ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے باپ دادوں کی زمینوں کو بیچ ڈالا تھا یا گروی رکھ دیا ہوا تھا اور چھڑانے کی کوئی امید نہ تھی دوبارہ زمین کے مالک کر دیا۔ سرکار مہربان رعایا نے زیادہ توجہ شریف صرف زمینداروں و اہلکاروں و نوکری پیشہ لوگوں پر کی۔ البتہ ایک طرح سے یہہ بھی ایک حق رسانی کا معاملہ ہے کیونکہ زمیندار سوائے کھیتی پیشہ کے اور کاموں سے بہت کم واقف ہیں اور نہ اور کچھ ہو ہی سکتا ہے اور اہلکاران و نوکری پیشہ اشخاص نے سرکار عالیہ کی خدمت و ملازمت کمال جانفشانی سے کی۔ ضرور ان کا بھی حق تھا کہ وے حضور والا سے انعام حاصل کریں۔ ہماری کیا مجال ہے کہ اپنی مہربان اور عزیز گورنمنٹ کی کارروائی کی نکتہ چینی کریں جن کے ایام حکومت میں بہشت کا زمانہ دیکھا جاتا ہے۔ اور جن کے سایہ عاطفت میں ہر بشر بآرام و آسایش زندگی بھوگ رہا ہے غرض صرف اتنی ہے کہ مہربان سرکار عالیجناب نے ابتک مسیحیوں کو کیوں اس حق سے برطرف کر رکھا ہے۔ سرکار میری اس بات کو یہہ نہ سمجھے کہ بالکل برطرف کیا ہوا ہے۔ ہرگز نہیں بے شک کچھہ یاد بھی ہے مگر صرف اتنا ہی جیسا کہ ہاتھی کے منہہ زیرہ۔ مسیحی قوم اوسطاً دوسری قوموں کے عنقریب ہے اگرچہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے برابر ابھی تک اس ملک میں نہیں ہیں۔ مگر دوسری کئی ایک اقوام سے اب تعداد میں بڑھکر ہیں؛

بعض لوگ جو ہمارے مخالف ہیں وہ البتہ کہتے ہیں کہ اس ملک کے مسیحی زیادہ تر نور کاست رنیچی ذات، میں سے ہیں ان کا حق نہیں کہ وہ مالک اراضی ہوں میں کہتا ہوں کہ ایسا کہنے والا ضرور مسیحیت کا دشمن ہے کیا کلام اللہ یہہ نہیں کہتا کہ خدا نے دنیا کے کمینوں اور حقیروں کو چن لیا تاکہ حکیموں اور دولتمندوں کو شرمندہ کرے پھر یہہ بھی کہ اس ملک میں صرف نور کاسٹ ہی نہیں سب اقوام کے لوگ مسیحی زمرہ میں شامل ہیں اور لائق ہیں کہ وہ اس بخرہ میں شریک ہوں اور حق زمینداراں حاصل کریں ایک اور بات قابل غور ہے کہ وہ علاقجات جو قدیم سے بنجر پڑے ہوئے تھے آن میں صرف دیسی علاقوں کے زمیندار ہی نہیں ملک اور لوگ بھی حقدار ہیں کون جانتا ہے کہ پہلے یہہ کن لوگوں کی ملکیت تھی۔ شاید یہہ بیچارے غریبوں ہی کی برباد شدہ اراضی ہو۔ خیر یہہ بات خواہ درست ہو نہ ہو؛

پر اتنا ضرور چاہئے کہ ان علاقوں میں یکسان حق تصور کیا جائے۔ کیونکہ یہہ سب کی ساجھی اور شاملات کے طور پر پڑی ہوئی ہے۔ آجکل نو انہار خاصکر وہ جو ضلع سیالکوٹ اور ضلع گوجرانوالہ کے وسط میں ہوکر بار قدیم کو جانے والی ہے۔ اس کی امید پر بہت لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ کہ جب وہ مکمل اور آب رسانی کے قابل ہوگی تو نئی آبادیوں میں ضرور سرکار اپنی غریب اور عزیز مسیحی رعایا کو یاد کرےگی اور ہم بھی بامید قلم اٹھا رہے ہیں تاکہ اپنی قوم کو حوصلہ دیں۔ کہ تم ضرور سرکار کی نظر میں عزیز ہو ضرور تم کو بخرہ اراضیات عنایت ہوگا سرکار کے خیال شریف میں اگرچہ ابھی تک کوئی بات نہ ہی گذری ہو کہ اس نہر پر زمین کی



تقسیم کا بندوبست کس طرح سے ہوگا یا کہ کس کس قوم کو زمین عنایت ہوگی اور کون قسمت والا اس میں حصہ لے گا ؛

گرمبھی سیمی لوگ تو ضرور اس امید پر جی رہے ہیں کہ ہم کو ضرور سرکار یاد کرے گی غالباً سرکار اس امید کو باطل بھی نہ ہونے دیگی۔ یہہ بہر سیمی قوم کو عید کا چاند ہو رہی ہے۔ البتہ وسط پنجاب کے سیمی مثلاً ضلع سیالکوٹ گوجرانوالہ اور لائل پور اور گورداسپور و امرتسر اور لاہور کے علاقوں کے لوگ زیادہ اس تحریف کے راگ گا رہے ہیں کہ کب سرکار ہم کو زمین دیگی مگر پھر بھی امید ہے کہ دیگر اضلاع پنجاب کے سیمی بھی اس امید سے محروم نہ ہونگے کاشکہ ہم اپنی مراد کو پاویں اور سرکار دولت مدار کو دعا خیر کریں ورنہ ہم و دیگر اقوام ہند کیطرح ہرگز اپنے کار و بار سنبھال نہیں سکینگے کہ اپنے گرجے مدرسے شفاخانے اپنے اپنے گھروں سے تعمیر کریں۔ ہم ضرور اوروں کا منہ تاکتے رہینگے اور امریکہ و دیگر ممالک یورپ کو ہاتھ پسار پسار کر امداد کے لئے پکارینگے ؛

آجکل ہم اپنے طرف سے بہتری کوششیں کر رہے ہیں کہ ہماری کلیسیائیں مغربی ممالک کیطرح سیلف سپورٹ ہو جائیں اور انجیل سننے اور دیگر امورات دین میں ہم غیروں کا منہ نہ تاکیں مگر جتنی زیادہ کوشش ہوتی ہے اتنا ہی الٹا نتیجہ نکلتا ہے۔ سبب کیا ہے ؟ صرف یہی کہ جب کوئی کانگریکیشن مقرر کی جاتی ہے اور اس پر پاسٹر تعینات کیا جاتا ہے تو برس دو برس کے بعد پاسٹر کو کلیسیائیں خود اُن بوجھوں کو اٹھانے سے معذور ہوتی ہیں یا ممبر ادھر اُدھر بھاگنے شروع ہو جاتے ہیں اور پاسٹر اکیلا دلوادوں کا پاسٹر رہ جاتا ہے۔ وجہ اینکہ یہہ لوگ بے مالک اور بحالت خانہ بدوش ہیں۔ اگر اپنی زمینیں ہوں تو کیوں ادھر اُدھر بھٹکتے پھریں۔ وہ بھی بیچارے کیا کریں جہاں اُن کو روٹی ملتی ہے وہاں ہی وہ ضرور جائینگے۔ خواہ کلیسیا رہے یا نہ رہے ؛

اگر آج کسی گرجا یا سکول یا ہسپتال کیواسطے یہہ اعلان کیا جائے کہ اے مسیحیو تم اس کو کر دکھاؤ تو امید ہے کہ وہ امریکہ اور یورپ کی طرف اپنا منہ کرکے دہائی دینگے کہ ہم کو تو روٹی میسر نہیں ہوتی تعمیر گرجا کے لئے کیا دیں اے ہماری مہربان گورنمنٹ کس کے پاس ہم جاکے روئیں اور کس کو اپنے دکھوں کا حال کھول کے سنائیں ضرور ہم تیرے پاس اے گورنمنٹ غریب آتے ہیں تو ہی ہماری حاجتوں کو رفع کر۔ ہم غریب ہیں اس ملک میں بے مالک ہیں اور بحالت خانہ بدوش ہیں۔ غرض گذران کر امیدوار ہیں کہ ہماری یہہ تکلیفیں ضرور سرکار کے کانوں تک پہنچینگی ؛

اور سرکار کی نظر لطف اس قوم کیطرف ضرور ہوگی اور ہم لوگ آرام زندگی بسر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

واجب الاظہار

امیدوار ہوں کہ ہمارے ہمعصر نامہ نگار اور نور افشان کے ناظرین اس بات میں ہماری مدد کرینگے اور ضرور خاموشی اختیار نہ کریں۔ کیونکہ ماں روئے بغیر دودھ نہیں پلاتی۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ دیگرا قوام نے کس طرح سے دہائی دیدے کے اپنے اپنے حقوق حاصل کئے کیا آپ قلم اٹھانا گوارا نہیں کرتے ؟

ضرور! ضرور!! ضرور!!!

الراقـــــــــم

قوم کے رنج میں شریک بوٹا مل ماناوالہ

لنڈن میں روٹی پکانے کی ایک عجیب مشین جاری ہوئی ہے جس میں ایک طرف غلہ ڈال کر دوسری طرف سے تھوڑی دیر میں پکی پکائی گرم ڈبل روٹی نکال لی جاتی ہے ؛

ویدک تہذیب کے چار رکن

اخبار مسافر آگرہ ۲۳ دسمبر ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۹ پر ایک مضمون نظر پڑا جس کا عنوان "مغربی تہذیب کے چار رکن" ہے صاحب مضمون کو نہ معلوم مغربی لوگوں سے کیوں اسقدر عداوت ہے کہ خواہ مخواہ ان کی عیب جوئی میں مصروف ہے کیونکہ یہہ تو ایک مسلمہ امر ہے کہ ہر ایک ملک میں خواہ وہ کسی قسم کا مذہب کیوں نہ ہو عیاشی وغیرہ برائیاں ضرور ہوتی ہیں چنانچہ ہندوستان میں ہی ایسے فرقے موجود ہیں جنمیں اکثر ناجائز تعلق مردوں اور عورتوں میں پایا جاتا ہے ان کی تحقیق نہیں کہ یہہ کہاں سے آیا اور کیونکر رواج پکڑا صرف بحث طلب یہہ امر ہے کہ ایک ملک میں اگر چند بدمعاش ہوں تو کیا ہم اس تمام ملک کو بدمعاش کہہ سکتے ہیں یا نہیں اگر نہیں تو اڈیٹر صاحب کی فضول یاوہ گوئی بیہودہ بکواس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اگر چند کے عوض تمام ہی ملک کو بدمعاش کہہ سکتے ہیں تو اوائل میں سوامی دیانند تمام انڈیا سے ایک تھے جو بقول آریہ ویدوں کو ماننے والے تھے تو پھر جب حکم مذکورہ وہ بھی نعق آریوں شیو کو مشورہ دو کہ جس طرح ایک منکر وید کو سزا دے اسی طرح دیانند کو سبھی کیونکہ وہ بھی تمام ایک ہوکر وید کا منکر ہو جائیگا۔ میں نہیں جانتا کہ یہہ کہاں کی فلاسفی ہے ؛

تھوڑا عرصہ گذرا کہ ہندوستان کے چند باغیوں نے ملکہ سرکار انگلشیہ سے بغاوت کی کیا گورنمنٹ نے تمام ملک کو وہی سزا دی جو انکو جنپر بغاوت کا جرم ثابت ہو چکا تھا اگر ایسا ہوتا تو آج کوئی آریا ہندوستان میں نظر نہ آتا کیونکہ انہوں کے ہی چند ہندو بزرگوں نے کارتوس توڑنے کے باعث بغاوت کی تھی۔ مگر ایسا نہیں ہوا کیونکہ ایک منصف بادشاہ ایسا نہیں کر سکتا یہہ ویدک انصاف ہے

اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا یہہ چار رکن ویدوں کی رو سے جائز ہیں یا نہیں ؛

پہلا رکن شراب خوری ۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۳ سملاس ۶ بحوالہ منو ۷۰ – ۲۱۹ میں صاف شراب کا جواز ثابت ہے ؛

دوسرا رکن گوشت خوری ۔ اس کے ثبوت کے لئے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں سماج ہی میں دو پارٹیاں ہوگئیں ایک گھاس خور دوسری گوشت خور موخر الذکر کی ایک کتاب مانسی آور سوامی دیانند میرے پاس بھی پونچی میرے نزدیک مضمون نہایت راست ہے کیونکہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے زیر نظر جو ترجمہ ستیارتھ کا ہوا اس میں بھی قربانی حیوان کا ثبوت موجود ہے خود سوامی دیانند کا اقرار ہے کہ ویدوں میں ایسی قربانیاں اور ذبحوں کے بنانے کا حکم ہے دیکھو صفحہ ۲۶۳ سملاس ۱۳

تیسرا رکن مکاری جن صاحبان نے سوامی دیانند دیگر تصانیف آریہ بھاشہ پڑھی ہیں وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اول دیانند نے کس طرح سے چالاکیاں کی ہیں اپنے والدین کا پتہ نہ دینا مبادا راز فاش ہو جب گھر سے چوری نکلکر بھاگن ۔ وغیرہ وغیرہ دیکھو سوانح عمری دیانند مولفہ جنٹے ہاکشن پھر چند ایک علمی خیالات جدیدہ وایجادات جدیدہ کا ویدوں کے سر مڑھنا تاکہ ویدوں کی لیاقت کا راز طشت از بام نہ ہو حالانکہ جاننے والے جانتے ہیں کہ ایک جگہ تو لکھا ہے کہ پانچ ہزار برس سے پیشتر امریکہ آریہ ورت کے باشندوں کو معلوم تھا بلکہ وہاں وید کا پرچار تھا دیکھو ستیارتھ صفحہ ۳۵۳ و ۳۶۸ ۔ اور دوسری جگہ لکھا ہے کہ جب تک کولمبس وغیرہ لوگ امریکہ نہیں گئے تھے وہاں کے لوگ ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑ برسوں سے جاہل چلے آتے تھے دیکھو صفحہ ۲۱۸ ستیارتھ پرکاش دیکھئے کن کن چالبازیوں سے دیانند اپنا مطلب پورا کرتا رہا ؛

چوتھا رکن بدکاری ۔ اس کے ثبوت کے لئے نیوگ موجود ہے دیکھو ستیارتھ ترجمہ بھاشا پرکاش صفحہ ۱۵۳ یہ ایسا گندہ مسئلہ ہے کہ اس کا نام لیتے ہوئے بھی شرم آتی ہے اسواسطے صرف اتنا کہتا ہوں کہ نیوگی اور نیوگن سے زیادہ زانی وزانیہ اگر شمع لیکر تمام دنیا میں ڈھونڈو ماروتو نہ ملینگے ؛

ہمارے دوست ایڈیٹر صاحب جو چار رکن مفرور تو ہے آپکو برے معلوم ہوتے تھے ہم نے تمہارے رشی اور وید کی تعلیم سے جائز ثابت کر دکھائے ۔ لو بار پھر کبھی ملینگے ؛

آپکا دوست رحمت مسیح ر
از شاہ کوٹ آبادی جدید

چینی لونڈی

لونڈی کام میں

لنگ سو کو گھر سے آئے ہوئے چار برس گذر چکے ہیں ۔ اس عرصے میں اس نے اپنی ماں یا دیگر لواحقوں میں سے کسی کو نہ دیکھا اور نہ ہی انہیں سے کسی کی نسبت کچھ سنا ۔ لیکن وہ اپنی ماں یا گھر کو جسمیں وہ بہت خوش تھی اب تک نہ بھولی تھی اور تھاؤ پو میں ہو کی لونڈی کے طور پر رہتی تھی ۔ کبھی کبھی وہ بالکل قانع اور خوش نظر آتی تھی اس کا مالک بھی کبھی کبھی اس کے ساتھ بیٹی کی طرح سلوک کرتا تھا گویا بھول جاتا تھا کہ وہ لونڈی ہے پر ایسی حالت شاذ و نادر ہی ہوا کرتی تھی ؛

اب وہ عمر میں بڑی لڑکی ہوگئی تھی ۔ دھوپ میں ننگے سر جانے کے سبب اس کا گندمی رنگ چہرہ اس گورے رنگ چہرے سے جو چار برس پہلے تھا بالکل مختلف نظر آتا تھا ۔ سخت بیماری سے تندرست ہوئی کو اب ایک عرصہ ہوگیا اور وہ تندرست اور مضبوط تھی وہ گاؤں کے اور بچوں کی طرح دوڑ سکتی پہاڑ پر چڑھ سکتی اور کھیل کود سکتی تھی ۔ اگرچہ لونڈی تھی تو بھی بچوں میں اس کے دوست بھی تھے سب جانتے تھے کہ وہ ہمیشہ غلام نہیں رہیگی کیونکہ ایک روز وہ کسی کی بیوی بننے کے لئے فروخت کی جاویگی اور ممکن ہے کہ ہم میں سے کسی کے رشتہ دار کی جورو بنے ؛

اگرچہ وہ اور بچوں کی طرح کھیلنے کی شائق تھی مگر اُسے کھیلنے کے لئے کم وقت ملتا تھا ۔ ہو کام کرنا نہیں بھولا ۔ صبح کیوقت جتنی جلدی وہ کھیت کو جا سکتا تھا جاتا اور عموماً ہر روز اپنی لونڈی کو مدد کے لئے ساتھ لے جاتا ۔ وہ بہت تڑکے کھیت کو نہیں جا سکتا تھا کیونکہ نزدیک کے پہاڑوں میں بہت ایسے شیر تھے جنسے ڈر لگتا تھا ۔ چینی ایسے متعصب ہیں کہ وہ ان درندوں کو مارنے سے ڈرتے ہیں ۔ پچھلے دنوں میں رات کو سفر کرتے ہوئے کئی مسافران درندوں نے پھاڑ کھائے تھے ۔ ہو کام سے زیادہ اپنی زندگی کی پرواہ کرتا تھا ۔ اور شیروں کے ڈر سے وہ اور اُسکی لونڈی کئی کئی گھنٹے بیکار لیٹے آرام کرتے تھے جب لنگ سو کو صبح صبح اپنے مالک کے پیچھے پیچھے کام پر جانا پڑتا تھا تو وہ دل ہی دل میں بہت شکر کیا کرتی تھی کہ پہاڑوں میں شیر ہیں ورنہ اس کو بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ؛

اس کا ایک کام یہہ تھا کہ ہو کی بکریوں کو پہاڑ کے دامن میں گھاس میں چھوڑ دیتی اور دیکھتی رہتی تھی کہ انہیں سے کوئی پہاڑوں میں گم نہ ہو جاوے یا کوئی شیر نہ کھا جاوے ۔ کبھی کبھی وہ ایک بھینس کو رسی سے پکڑ کر بڑے بڑے گھاس میں چرانے کے لئے لے جاتی تھی لیکن جب ہو اُس سے اور کوئی کام کرانا چاہتا تھا تو بھینس کے گلے میں لمبی رسی ڈال کر کھونٹے سے باندھ دیتے تھے تاکہ گھاس بھی کھائے اور بھاگ بھی نہ جاوے ۔ لیکن بھینس کو اس طرح سے اکیلا چھوڑ دینا خطرناک بھی ہوتا تھا کیونکہ کبھی کبھی شیر وہاں پہنچکر کھا جاتے یا چور چرا لے جاتے تھے ؛

ایک روز ہو کو کچھ کام تھا ۔ اس نے چھوٹی لڑکی کو حکم دیا کہ بھینس کو گھاس میں باندھ دو اور اپنے صحن کے



نے کچھ گھاس کی جڑیں اکھاڑ لاؤ۔ چنانچہ وہ سر پر بڑی چھجے دار ٹوپی رکھے ہوئے اور ایک ہاتھ میں بھاری کھرپا اور دوسرے میں بھینس کا رسا لئے ہوئے اپنے کام کو چلی۔ ایک اچھی گھاس والی زمین میں بھینس کو باندھ دیا۔ اور کھرپے سے گھاس کو کھود کر اور اس کی مٹی جھاڑ کر ایک جگہ اکٹھا کرنے لگی۔

چینی کھرپا چونکہ ان میں بھاری ہوتا ہے استعمال کرنا لگنگ سو کے لئے ہلکا کام نہ تھا۔ وہ جلدی سے تھک گئی اور اسکو آرام کرنے کی بہت ضرورت محسوس ہوئی اور مجبور ہو کر آرام کے لئے بیٹھ گئی۔ نیند نے یہاں تک مجبور کیا کہ اونگھ کے سبب اس کا چھوٹا سر ایک طرف جھکا جاتا تھا۔ چنانچہ وہیں پڑ کر سو گئی بہت دیر تک سوتی رہی نیند میں اس نے ایک خواب دیکھا کہ کسی بڑے شیر نے اچانک اس پر جست کی ہے اور اپنے تیز پنجے اس کی پیٹھ میں سخت چبھوئے ہیں۔ درد اور ڈر سے چیخ مار کر وہ چونک اٹھی اور دیکھا کہ تو ہاتھ میں چابک لئے ہوئے ایک دفعہ پھر مارنے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ اس نے خواب میں چابک کے صدمے کو شیر کے پنجوں کے گھسیڑ دینے کی تکلیف محسوس کیا۔

ایچ ۔ پی ۔ ڈی

ضرورت

زنانہ اسکول کے کام کے لئے دو زنانہ اُستادوں کی ضرورت ہے۔ بیوہ اور غیر منکوحہ کو ترجیح دی جائیگی مگر منکوحہ مستورات بھی درخواست کر سکتی ہیں۔ معہ نقول اسناد درخواستیں حسب ذیل پتہ پر آویں۔

المشتہر

مس ہیرس زنانہ مشن ورک۔ بلند شہر

ضرورت

گوجرات اینڈ ہیں مشنری سوسائیٹی کو اورنگ آباد ضلع گجرات کے لئے ایک عیالدار تجربہ کار مسیحی مزاج مشنر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ علاوہ مکان مبلغ ۴۰ سے ۵۰ تک حسب لیاقت۔ پنجابی اور انگریزی دان کو ترجیح دیجائیگی۔ درخواست معہ نقول اسناد مشتہر کے پاس آنی چاہئیں۔

المشتہر

دیدار سنگھ سکرٹری اینڈیں مشنری سوسائٹی گجرات پنجاب

ضرورت

دو وظیفے مبلغ آٹھ آٹھ روپیہ ماہوار کے ہر ایک ہندوستانی کرسچنوں کے واسطے جو اس کالج میں تعلیم پاوینگے۔ اور جنکی عمر بیس یا بائیس سال سے کم ہوگی۔ اور جنھوں نے امتحان انٹرنس پہلے یا دوسرے ڈویزن میں پاس کیا ہو۔ دو سال تک دیئے جاوینگے۔ جو طالبعلم زیادہ معلومات کرنی چاہتے ہوں۔ پرنسپل صاحب سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ سینٹ سٹیفن کالج دہلی

(نوٹ)۔ بیس اپریل کے بعد کوئی درخواست لی نہ جائیگی

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کیطرف سے اس بات پر چشم دید شہادت ہے کہ تا دو برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً چالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا ہے اس میں ہندکا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر صاحب خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دیں گے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ جو صاحب اس فنڈ میں شریک ہوں ان دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجدیں

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک منیجنگ ڈائرکٹر نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱۲؍ معہ ضمیمہ ۸؍
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک " ۸؍ " ۱۲؍
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸؍	۱۲؍	ے
چوتھائی کالم	۱۲؍	ے	عه
نصف کالم	ے	عه	عهه
پورا کالم	عه	عهه	صه
پورا صفحہ	سه	صه	لعه

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر ما بعد کے لئے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

(نوٹ)، نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " " معہ محصول عہ
" سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ انعام ۔۔۔ پانچہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

پانچہزار روپیہ انعام ۔۔۔ پانچہزار روپیہ انعام

مسٹر زانگھر بیرون میڈیکل کالج کے پروفیسر ان نامور ڈاکٹروں ملتان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑبال غبار پھولا ناسور سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ۔ مسٹر ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت بہت کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے۔ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ۔ خالص ممیرا فی ماشہ بیس روپیہ مصری فی تولہ ۱۰ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سند ۔۔۔ اس سے بڑھکر معتبر شہادت اور کیا ہو سکتی ہے؟ ۔۔۔ تازہ سند

۱۔ میرے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے خود بنایا ہے آپ خود اور دوست سے مریضوں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر سرمہ کا تجربہ تمام ہی آنکھوں کی بیماری کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے جیسے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا میں انکو جنکی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا پانی آنے دھند خارش سرخی چشم کیواسطے انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا اور سچ سچ آپ نے اس قدر سستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا احسان کیا ہے۔ اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھاویں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔

راقم۔ پنڈت گنگا رام صاحب۔ ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور۔

۲۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب بعد تسلیم مزاج شریف آپکے یہاں سے بذریعہ ویلیو پی ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا حد درجہ کا مفید بلکہ صحت کلی ہوگئی۔ آپ کا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی سرخی چشم پڑبال کی چبھکر آنسیں اور ورم چشم شروع کیرکٹ و ابتدائی موتیا بند میں بھی مفید ہے بلکہ بصارت کو طاقت دیتا ہے۔ بہت سے مریضوں پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ مفید اور بھیجدیں۔

راقم ڈاکٹر ریاض الدین مقام کرانگ ضلع مجلینا سرحد ملک چین

۳۔ جناب پروفیسر صاحب تسلیم آپکا سرمہ ایک مریض پر استعمال کیا جسکو عرصے سے دھند ناخنہ تھا اور کئی لوشن کاسٹک لوشن ہو چکے لوشن لیڈ لوشن کسی سے اسکو فائدہ نہوا آپکے سرمہ سے ایک ہفتہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔

راقم ڈاکٹر نوازش علی پنشنر۔ مقام دیوبند

۴۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا۔ حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہوتا ہے واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اسلئے میں خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بہتر آنکھ کے لئے اور کوئی دوا نہیں ہے۔

راقم مہاراج کنور چھترپال سنگھ صاحب بہادر ریاست بجھگواں اودھ

۵۔ جناب سردار صاحب تسلیم آپکا ممیرہ کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ میری آنکھیں بہت کمزور تھیں میں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں۔ راقم میاں خورشید محمد خان خلف نواب یسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی غرض کے لئے ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں جمع کیا گیا ہے۔

پادری آر۔ ڈمی۔ ٹریس صاحب ایڈیٹر و مہتمم نور افشان کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ واسی کے اہتمام سے چھپا